شبلی نعمانی

عدل جہانگیری

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گزر،
ایک دن، نور جہاں، بام پہ تھی جلوہ فگن،
کوئی شامت زدہ رہگیر اُدھر آ نکلا
گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا،
خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتۂ بے گور و کفن
ساتھ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر
غیظ سے آ گئے ابروے عدالت پہ شکن
حکم بھیجا کہ کنیزان شبستان شہی!
جا کے پوچھ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن
نخوتِ حُسن سے، بیگم نے بصد ناز کہا
''میری جانب سے کرو عرض بہ آئین حَسن''
ہاں! مجھے واقعۂ قتل سے انکار نہیں
مجھ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ بزن

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اُس کی گستاخ نگاہی نے کیا اس کو ہلاک
کشورِ حُسن میں جاری ہے یہی شرعِ کُہن

مفتیِ دیں سے جہانگیر نے فتویٰ پوچھا
کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھ جائے سخن

مفتیِ دیں نے یہ بے خوف و خطر صاف کہا
شرع کہتی ہے کہ قاتل کی اڑا دو گردن،

لوگ دربار میں اس حکم سے تھرا اُٹھے
پر جہانگیر کی ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن،

ترکنوں کو یہ دیا حکم کہ اندر جا کر
پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رَسَن

پھر اسی طرح اُسے کھینچ کے باہر لائیں
اور جلّاد کو دیں حکم کہ ہاں تیغ بزن

یہ وہی نور جہاں ہے کہ حقیقت میں یہی
تھی جہانگیر کے پردہ میں شہنشاہِ زمن

اِس کی پیشانیٔ نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ
جا کے بن جاتی تھی اوراقِ حکومت پہ شکن

اب نہ وہ نور جہاں ہے نہ وہ اندازِ غرور
نہ وہ غمزے ہیں نہ وہ عربدۂ صبر شکن

اب وہی پاؤں ہر اِک گام پہ تھراتے ہیں
جن کی رفتار سے پامال تھے مُرغانِ چمن

ایک مجرم ہے کہ جس کا کوئی حامی نہ شفیع
ایک بیکس ہے کہ جس کا نہ کوئی گھر نہ وطن

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خدمتِ شاہ میں بیگم نے یہ بھیجا پیغام!
خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اِک امرِ حَسن

مفتی شرع سے پھر شاہ نے فتویٰ پوچھا
بولے جائز ہے رضامند ہوں گر بچہ وزن

وارثوں کو جو دیے لاکھ درم ''بیگم'' نے
سب نے دربار میں کی عرض کہ اے شاہ زمن

ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص!
قتل کا حکم جو رُک جائے تو ہے مستحسن

ہو چکا جبکہ شہنشاہ کو پورا یہ یقیں
کہ نہیں اس میں کوئی شائبۂ حیلہ وفن

اُٹھ کے دربار سے آہستہ چلا سوئے حرم
تھی جہاں نور جہاں معتکف بیتِ حزن،

دفعتاً پاؤں پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا
''تو اگر کشتہ شدی آہ چہ می کردم من''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org